رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

شرح چندہ

سالانہ	۲۱ روپے
ششماہی	۱۱ ″
سہ ماہی	۶ ″
ماہوار	۲/- ″

روزنامہ
خطبہ نمبر
پاکستان۔ لاہور
الفضل
یوم جمعہ
فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۳	۴ تبلیغ ۱۳۲۸ ھش	۵ ربیع الثانی ۱۳۶۸ھ	۴ جنوری ۱۹۴۹ء	نمبر ۲۸

کیا رائے شماری کا ناظم کوئی امریکن ہوگا

قاہرہ ۳ر فروری ۔ اتحادی اقوام کے پاکستان وہندوستان کمشن کے چار ارکان آر جاتے ہوئے یہاں سے گذرے ۔ کولمبیا کے نمائندہ ڈاکٹر لوز ایک بیان دیتے ہوئے کہا ۔ کمشن کا اب بڑا کام یہ ہے ہیں رائے شماری کی نگرانی کرنے کے لئے ناظم مقرر کیا جائے۔ کہا ۔ اس سلسلے میں پاکستان اور ہندوستان نے کمشن کے ساتھ تعاون کرنے کے جس جذبہ کا مظاہرہ کیا ہے وہ قابل قدر ہے کمشن سردست بیس ممبر مقرر کئے ہیں ۔ جنہیں بوقت ضرورت کشمیر کے مختلف حصوں میں متعین کر دیا جائے گا۔

معلوم ہوا ہے کہ رائے شماری کے ناظم کے تقرر کے سلسلے میں جن ناموں پر غور کیا جا رہا ہے ان میں سے بیشتر نام امریکہ اور جنوبی امریکہ کے افراد کے ہیں ۔

اسلامی اُصول اقلیتوں کی مکمّل آزادی کے ضامن ہیں

ہمارے عُلماء کو چاہیئے کہ وُہ عوام کو ملکی حالات سے آگاہ کریں

ڈھاکہ ۳ر فروری ۔ مولانا شبیر احمد عثمانی نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے عُلماء کو مخاطب کر کے فرمایا آپ کا کام صرف مدرسوں میں پڑھانا نہیں ہے آپکو ایک آزاد اسلامی مملکت کے فرائض بھی سرانجام دینے چاہئیں آپ کو چاہیئے کہ عوام کو ملکی حالات اور مُلکی دفاع سے تعلق رکھنے والے امور سے بھی آگاہ کیا کریں

پیر صاحب آف مانکی شریف نے بھی تقریر کی اور اس امر پر زور دیا ۔ کہ ہم سب کو مسلم لیگ کے پرچم تلے متحد اور منظم ہو جانا چاہیئے ۔ آپ نے اقلیتوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اگر پاکستان میں اسلامی اُصول رائج ہوں ۔ تو تنہا یہی چیز اقلیتوں کی مکمّل آزادی کی ضامن ہے ۔

مارشل سٹالن اور صدر ٹرومین کے درمیان ملاقات نہ ہوسکیگی

دونوں میں سے کوئی بھی اپنا ملک چھوڑنے کیلئے تیار نہیں

واشنگٹن ۳ر فروری ۔ معلوم ہوا ہے کہ صدر ٹرومین نے مارشل سٹالن کو مطلع کر دیا ہے کہ وہ ان سے ملنے کے لئے تیار ہیں ۔ ایک ایسے مسئلہ کے لئے جو ابھی تک اُلجھا ہوا ہے ۔ وُہ آدھی دنیا ... نہیں کر سکتے ۔ نیز وُہ اسوقت تک کسی ملک ... بات چیت کرنا نہیں چاہتے ۔ جب ... اس ملک کے نمائندے بھی موجود نہ ہوں ۔ مارشل سٹالن نے اس کے جواب ... کہ وُہ امریکہ کا سفر کرنے کے لئے تیار ... چونکہ ڈاکٹری مشورہ کے ماتحت وُہ طویل سفر نہیں ... وُہ روس یا اسکے پاس یہ ملاقات کرنا چاہتے ...

ساتھ ہزار چار سو ٹن روسی گندم کراچی آگئی

کراچی ۳ر فروری ۔ روس نے پاکستان کو ۲۵ ہزار ٹن گندم دینے کا وعدہ کیا تھا اس وعدہ کے مطابق کل سات ہزار چار سو ٹن گندم کا ایک اور جہاز کراچی پہنچ گیا ۔ یہ گندم اس وعدہ کی آخری قسط ہے ۔

برطانوی وزیر تجارت پاکستان آ رہے ہیں

لنڈن ۳ر فروری ۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانوی وزارت کے ایک رُکن جو سمندر پار کی تجارت کے انچارج ہیں عنقریب برعظیم ہند پہنچنے والے ہیں ۔ آپ پندرہ دن یہاں رہینگے اور پاکستان وہندوستان کا دورہ کریں گے ۔

اسوقت امریکہ کے پاس چار سو ایٹم بم ہیں

لندن ۳ر فروری ۔ معلوم ہوا ہے کہ نیو مکسیکو کی ایک فیکٹری میں جو ایٹم بم تیار کئے جا رہے ہیں ان بموں سے زیادہ ہیں ۔ جو جاپان پر گرائے گئے تھے ۔ اس اطلاع کے بعد ہی امریکی ایٹمی کمشن کا اعلان ہوا ہے کہ اگر ضرورت پڑی تو مسلح افواج کو نئے ماڈل کے بم دینے کے ساتھ رہینگے ۔ اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ نیو میکسیکو کے پہاڑوں میں سرنگوں کے اندر خام آتشگیر مادوں کے ذخیرے جمع کئے جا رہے ہیں ۔ کہا جاتا ہے کہ اس وقت امریکہ کے پاس چار سو ایٹم بم ہیں ۔ اور وُہ سنہ ۱۹۵۰ء تک ایک ہزار ایٹم بنا لیگا ۔ پندرہ ریاستوں میں پھیلے ہوئے کارخانوں میں پچاس ہزار کارکن کام کر رہے ہیں ۔ روس کی ایٹمک ریسرچ کی وزارت کے پاس پورا ل اور ریسرچ اسٹیشن موجود ہیں لیکن کہا جاتا ہے کہ اسے کوئی خاص کامیابی حاصل نہیں ہو رہی ہے (اسٹار)

پاکستان وہندوستان کے موجودہ خوشگوار تعلقات کا خیر مقدم

انڈین مُسلم لیگ کی مجلس عاملہ کی قرارداد

مدراس ۳ فروری ۔ انڈین مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے ایک قرارداد پاس کی ہے جس میں پاکستان اور ہندوستان کے موجودہ دوستانہ رویہ کا خیر مقدم کیا گیا ہے ۔ اور کہا گیا ہے کہ کشمیر کے مسئلہ کے متعلق دونوں حکومتوں نے جس تعاون کا ثبوت دیا ہے وُہ ازحد قابل تعریف ہے فی الحقیقت اس مسئلہ کا حل یہی ہے کہ وہاں پُر امن حالات میں رائے شماری کی جائے ۔ قرارداد میں امید ظاہر کی گئی ہے کہ آئندہ دونوں حکومتوں کے تعلقات زیادہ دوستانہ ہو جائینگے

صُوبہ مُسلم لیگ آئین کمیٹی کا اجلاس

(سٹاف رپورٹر)

لاہور ۳ر فروری ۔ آج پراونشل مسلم لیگ کے مرکزی دفتر میں صوبہ مسلم لیگ کی آئین کمیٹی کا خصوصی اجلاس منعقد ہُوا جسمیں مولانا عبد الستار خاں نیازی ۔ راؤ خورشید علی خاں ۔ نوابزادہ ولایت علی خاں جنرل سیکرٹری ۔ چودہری نذیر احمد خاں رُکن پاکستان دستور ساز اسمبلی ملک محمد انور اور صاحبزادہ نوازش علی نے شرکت کی ۔ نئے آئین کی تحریک کے مؤید نیازی اور مؤید راؤ خورشید علی خاں تھے ۔ فیصلہ ہوا کہ نئے آئین کا مسودہ مولانا نیازی ہی تیار کریں ۔ اس کمیٹی کا آئندہ اجلاس پاکستان مسلم لیگ کونسل کے اجلاس عام سے قبل ہی منعقد ہوگا ۔ مولانا نیازی نے مجھے بتایا کہ صوبہ مسلم لیگ کے پہلے آئین میں بہت سی خامیاں تھیں الیکشن بورڈ اور پارلیمنٹری بورڈ کی دفعات میں خاص طور پر بعض شقیں کمزور تھیں ۔

حکومت پاکستان کا نیا وزیر

کراچی ۳ر فروری ۔ حکومت پاکستان نے ڈاکٹر محمود حسین رُکن پاکستان مجلس دستور ساز کو نائب وزیر دفاع مقرر کیا ہے وُہ ریاستی اور سرحدی معاملات کے محکموں کے نگران ہونگے ۔

پاکستان کی مالی حالت تسلّی بخش ہے

کراچی ۳ر فروری مسٹر غلام محمد وزیر مالیات نے ایک بیان میں کہا ہے ۔ پاکستان کی موجودہ مالی اور اقتصادی حالت تقسیم کے وقت سے بہت بہتر ہو چکی ہے ۔

طلباء کا مظاہرہ بے بنیاد تھا

لاہور ۳ر فروری ۔ دیال سنگھ کالج لاہور کے پرنسپل نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ انکے کالج کے ہوسٹل ... جن شکایات کی وجہ سے کل مظاہرہ کیا ہے ۔ آپ نے کہا ۔ یہ مظاہرہ بعض شر ... کی انگیخت پر کیا گیا تھا ۔ آپ نے وُہ معافی نامہ بھی دکھایا ۔ جس ... کیا گیا تھا ۔ کہ ہم نے جو مظاہرہ کیا پشیمان ہیں ۔ اور اخبارات کو ... تھا بالکل بے بنیاد ہے ۔

بنک کے لئے ٹیلویژن

لندن ۳ر فروری ۔ عنقریب لندن کا ایک مشہور بنک ٹیلیویژن کام میں لائے گا ۔ اس کی بدولت مینیجر میلوں دور دیہاتی تہ خانے میں رکھے ہوئے حسابات کی ہر وقت جانچ پڑتال کرتے رہینگے ۔ اگر وہ کوئی حساب دیکھنا چاہینگے تو منیجر براہ راست ٹیلیفون لائن پر تہ خانے سے تعلق قائم کرے گا ۔ کلرک اس کو فائلوں میں سے نکال کر ٹیلویژن کیمرے کے سامنے ایک فریم پر رکھے گا ۔ اور بٹن دبا دے گا ۔ "تصویر" منیجر کے کمرے میں پردے پر آجائیگی یہ ممکن نہیں کہ کوئی باہر کا آدمی اسکو دیکھ لے ایک خاص طریقہ کار سے اسکو ناممکن بنا دیا جائیگا ۔

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل بی
پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا

روزنامہ
الفضل
۴ فروری ۱۹۴۹ء

ہمارا محاذ

ہم نے اپنے گزشتہ افتتاحیہ میں عرض کیا ہے کہ مغربی تہذیب اور مغربی سیاست کی یورش نے اسلامی ممالک کو بالکل تہ و بالا کر دیا ہے۔ اور اس کی حالت اس گھاس پھوس کی سی بنا دی ہے۔ جو ایک بے پناہ طوفان کے اضطراب کی نذر ہو چکا ہو۔ اور جسکو جس طرف چاہے بہائے لئے پھرے۔ اس کی وجوہات پر غور کرتے ہوئے ہم نے یہ بھی کہا کہ اس طوفان عظیم سے ٹکرا کر ہم بوکھلا گئے ہیں۔ اور اپنی منزل مقصود کے نشانات گم کر بیٹھے ہیں۔ اور جس امتیاز کی وجہ سے ہم مسلمان کہلاتے ہیں۔ وہ ہماری زندگیوں میں پایا نہیں جاتا۔ ہم صرف نام کے مسلمان ہیں ہمارے ماتھوں پر مسلمانی کا لیبل تو ضرور لگا ہوا ہے۔ لیکن ہمارے اعمال ہمارے خیالات ہمارا تمدن ہمارا معاشرہ قطعاً اسلامی نہیں رہا۔ اور وہ مقصد عظیم جو اللہ تعالےٰ نے ہمارے سامنے رکھا تھا ہماری نظر سے اوجھل ہو گیا ہے۔ ہماری اس پریشان حالی سے فائدہ اٹھا کر اور اپنے پورے ہتھیاروں سے لیس ہو کر یورپ ہم پر پل پڑا ہے۔ اور ہم میدان جنگ میں چپہ چپہ پر ہزیمت کھاتے چلے جا رہے ہیں

ہم نے یہ بھی عرض کیا کہ اگر ہم چاہیں تو ہم میدان کارزار کا نقشہ بدل سکتے ہیں۔ اور لڑائی کے رخ کو پلٹا دے سکتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جہاں تک دنیاوی سامانوں کا تعلق ہے ہم یورپ کے مقابلہ میں صفر کے برابر ہیں۔ علمی سائنس کی جدید ترین ایجادات میں یورپ ہم سے صدیوں آگے بڑھ گیا ہے۔ نہ ہمارے پاس جنگ کے وہ جدید ترین آلات ہیں جن پر مغربی اقوام کو ناز ہے۔ اور نہ ہمارے ممالک ایسی فوجی تنظیم پر قادر ہیں جو صدیوں کی مشق اور تجربہ سے ان اقوام نے حاصل کر لی ہے۔ ایسی صورت میں ظاہر ہے کہ جو لڑائی ہم مغرب کے مقابلہ میں کامیابی سے لڑ سکتے ہیں۔ وہ مادی قسم کی لڑائی نہیں ہو سکتی۔ اس قسم کی لڑائی کے سامانوں میں وہ ہم سے بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ اور ہم خواہ کتنا ہی زور ماریں بظاہر اب یہ ممکن نہیں ہے کہ ہم ان اقوام کو اس محاذ پر شکست دے سکیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ ہمیشہ کی طرح آج بھی یورپ میں دو متحارب فریق ہیں۔ جو ایک دوسرے کو مٹانے کے لئے تلے ہوئے ہیں۔ اور یہ بھی درست ہے کہ جب کبھی یہ دونوں فریق آپس میں گتھم گتھا ہوئے۔ اور ان کے باہمی تصادم کی وجہ سے جنگ کے شعلے بھڑک اٹھے۔ تو اسلامی ممالک بھی ان شعلوں کی جھپٹ میں آ جائیں گے۔ لیکن ان دونوں میں سے جو فریق بھی جیتے گا جیت اسی کی ہو گی۔ اسلامی ممالک کو ہر طرح نقصان ہی اٹھانا پڑے گا۔ فتحیاب فریق خواہ اسلامی ممالک لڑائی میں اس کے ساتھ ہی رہے ہوں ان کے پاؤں میں اپنی غلامی کی زنجیریں اور بھی زیادہ کر دے گا۔ بلکہ اب چونکہ میدان اس کے اکیلے ہاتھ میں ہو گا۔ تو وہ اور بھی بے باک ہو کر اسلامی ممالک کو درہم برہم کرنے کی کوشش کرے گا۔ کیونکہ دونوں فریقوں میں رقابت کی بڑی وجہ تو ہم ہی ہیں۔ ہماری ہی لاش تو ان کے درمیان وجہ تنازعہ بنی ہوئی ہے۔ ان دونوں فریقوں میں سے ہر ایک دنیا کے تمام خزانوں پر اپنا ہی واحد قبضہ جمانا چاہتا ہے۔ ایسی صورت میں خواہ ہم فتحیاب فریق کے ساتھ ہی کیوں نہ ہوں ہمیں کوئی فائدہ نہیں بلکہ سراسر نقصان ہی نقصان ہے۔

ہم صرف یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ مغربی اقوام کا آپس میں دست و گریباں ہونا بھی آخر ہمیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ کیونکہ جن اسباب پر فوجی برتری کا انحصار ہے۔ ان سے ہم بالکل تہی دست ہیں۔ یورپ میں اس وقت الحاد کا دور دورا ہے۔ اور دونوں فریق آپس میں خواہ کتنے بھی متضاد الخیال ہوں۔ اسلام کے خلاف متحد ہیں۔ اور ان میں سے کسی ایک کی بھی فوقیت ہمارے لئے یکساں طور پر خطرناک ہے۔ اور اس مقصد کے سراسر منافی ہے۔ جس مقصد کی بناء پر مسلمانوں کو مسلمان کہلانے کا استحقاق ہونا چاہیئے۔

اس لیئے ظاہر ہے کہ موجودہ حالات میں یورپ کو ہم اس محاذ پر شکست نہیں دے سکتے اور شائد آئندہ کئی صدیوں تک یہی حالات چلے جائیں۔ بظاہر تو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اس وقت کا انتظار کرنا جب دنیاوی سامانوں میں ہم اینٹ کا جواب پتھر سے دے سکیں تضیع اوقات کے سوا کچھ نہیں۔

پھر ہمیں کیا کرنا چاہیئے ہم اس لڑائی کا رخ کس طرح بدل سکتے ہیں؟ ہم مسلمان ہیں ہمارا ایمان ہے کہ قرآن کریم اللہ تعالےٰ کا کلام ہے۔ اس میں جو کچھ کہا گیا ہے۔ وہ پتھر کی لکیر ہے۔ وہ کبھی نہیں ٹل سکتا۔ ہمیں اس بات پر از سر نو ایمان لانا ہے۔ وہ ایمان جو ہمارے اعمال میں جھلکنے لگے۔

اگر ہمارا ایمان ایسا محکم ہو جائے۔ تو ہم کو خود بخود اس محاذ کے آثار نظر آنے لگیں گے۔ جس پر لڑ کر ہم یورپ کو شکست دے سکتے ہیں۔ آؤ ہم ابتداء سے لے کر اسلامی تاریخ پر ایک طائرانہ نظر ڈالیں اور دیکھیں کہ ہم نے پہلے کس طرح کامیابی حاصل کی۔ کس طرح ہم دنیا میں طاقت فائق ہو گئے سب سے پہلے آپ خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات کو ہی دیکھیں۔ آپ تن تنہا میدان کارزار میں نکلے۔ لیکن چند ہی سالوں میں ملک عرب کی قلب ماہیت کر کے رکھ دی۔

تمام عرب کے مقابلہ میں آپ کیوں کامیاب ہوئے کیا قریش سے زیادہ فوج آپ کے پاس تھی؟ ظاہر ہے کہ ایسی کوئی بات نہ تھی۔ بلکہ اس لحاظ سے آپ ان کے مقابلہ میں اس سے بھی زیادہ کمزور تھے۔ جتنے آج تمام اسلامی ممالک یورپ کے مقابلہ میں ہیں۔ پھر آپ کی کامیابی کا راز کیا تھا۔ کیا یہ راز تبلیغ اور صرف تبلیغ نہیں تھا؟

پھر ذرا اس زمانہ کو بھی دیکھیں جب ہلاکو نے بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجا دی تھی۔ لاکھوں مسلمانوں کا خون نالیوں میں بہ گیا تھا۔ اور باقی تمام اسلامی دنیا محض لادین ترکوں کی غلام بن کر رہ گئی تھی۔ مگر ہلاکو کی ابھی ایک پشت ہی گزری تھی۔ کہ ہر طرف اسلام کا پرچم پھر لہرانے لگا۔ یہ کیا طاقت تھی۔ جس نے چند ہی سالوں میں شکست کو فتح سے بدل دیا۔ کیا یہ طاقت تبلیغ اور صرف تبلیغ ہی نہیں تھی؟ بے شک مسلمان دنیاوی طاقت کے محاذ پر بری طرح شکست کھا گئے تھے۔ لیکن ان کو اپنا محاذ معلوم تھا۔ انہوں نے اس محاذ کو پا لیا۔ اور فاتح کو مفتوح کر لیا۔ جو کچھ بادشاہوں نے کھو دیا تھا وہ درویشوں نے مع سود واپس لے لیا۔

اگر ہماری آنکھیں کھلی ہیں تو یہ دو واقعات ہی اپنے محاذ کی طرف ہماری راہ نمائی کرنے کے لئے کافی ہیں۔ اور اگر ہم چاہیں تو اس محاذ پر لڑ کر دشمنوں کو شکست دے سکتے ہیں۔ اور جو کچھ ہمارے بادشاہوں نے کھو دیا ہے۔ اور ہماری حکومتیں کھو رہی ہیں۔ ہم اسکو مع سود کے واپس لے سکتے ہیں۔ کیونکہ اس وقت ایٹم بم کے مقابلہ میں ہمارا ہتھیار وہی ہے۔ جو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قریش مکہ کے مقابلہ میں اور مسلمانوں نے لادین ترکوں کے مقابلہ میں استعمال کیا تھا۔

ربوہ ——— نئے مرکز کی ایک ضرورت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ جماعت مقامی لاہور میں ۲۶ فتح ۱۳۲۷ ہش کو احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں ایک اور بھی تحریک کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ اس وقت وہاں (ربوہ میں) چیزیں سستی ہیں۔ جیسے گاؤں میں چیزیں سستی ہوا کرتی ہیں۔ لیکن جونہی وہاں قصبہ بنے گا۔ اردگرد کے لوگ یہ سمجھ کر چیزیں گراں کر دیں گے۔ کہ ان کے پاس وہ چیزیں نہیں ہیں۔ چنانچہ جس وقت ہمارے لوگ وہاں گئے ہیں۔ وہاں روپے کا چار پانچ سیر دودھ ملتا تھا۔ جونہی وہاں پچاس ساٹھ خیمہ لگایا گیا۔ اور کچھ لوگ وہاں چلے گئے۔ تو دودھ مہنگا ہو گیا۔ اور اگر قصبہ بن گیا تو وہی لاہور والا حساب ہو جائے گا۔ یعنی روپے کا دو سیر دودھ ہو جائے گا۔ پس ایسے لوگ جن کو بھینس پالنے کا شوق ہوتا ہے۔ اور بسا اوقات وہ صدقے بھی نکالتے رہتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے چندہ بھی دیتے ہیں جنہیں بھینسیں وغیرہ کچھ دینے ہیں ایسے علاقوں کے لوگ جہاں بھینسیں کثرت سے پائی جاتی ہیں یا جن کے پاس بھینسیں ہوں۔ یا جن کے دل میں خدا تعالیٰ یہ ڈالے کہ بے آب و گیاہ جگہ میں بسے ہوئے لوگ خدا تعالیٰ کے فضل کو دودھ کی شکل میں پئیں ان کے لئے میں تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ ایسی بھینسیں جو دودھ دینے والی اور کارآمد ہوں ہدیۃً پیش کریں۔ میرا خیال ہے کہ وہاں جانے سے پہلے اتنی بھینسیں جمع کر دی جائیں۔ کہ ہمیں باہر سے دودھ خرید نا نہ پڑے اور علاقہ کی اجناس کی قیمتیں بلاوجہ گراں نہ ہو جائیں

حضور کا ارشاد احباب جماعت تک بذریعہ اخبار پہنچا کر گذارش ہے کہ جو احباب حضور کے اس ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے کوئی بھینس ربوہ بھجوانا چاہتے ہوں۔ وہ براہ مہربانی نظارت بیت المال کو مطلع فرما دیں۔ کہ کب تک وہ اس ارشاد کی تعمیل کر دیں گے۔ اس بارہ میں ہر جماعت کو علیحدہ چٹھی بھی جا چکی ہے

(نظارت بیت المال)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔ جو صاحب استطاعت احمدی الفضل خرید کر نہیں پڑھتا۔ وہ اپنا فرض کما حقہ ادا نہیں کرتا۔

ہفتہ وار نمبر ۴

خطبہ جمعہ

اگر فی الواقعہ موت کے بعد نجات حاصل کرنا چاہتے ہو تو نمازوں کی سختی سے پابندی کرو

یہ خیال کہ محض چندے دیکر ہی جنت حاصل ہو جائیگی درست نہیں ہے

ربوہ میں خرید اراضی کے متعلق بعض غلط فہمیوں کا ازالہ

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۴۸ء بمقام احمدیہ مسجد لاہور

مرتبہ: مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

جیسا کہ میں نے پچھلے جمعہ کے خطبہ میں بتایا تھا میری طبیعت کئی دنوں سے خراب چلی آرہی ہے اور جو حالت پچھلے دو تین دنوں میں رہی ہے۔ اس کی وجہ سے تو

دن کا اکثر حصہ

مجھے چارپائی پر ہی لیٹ کر گزارنا پڑتا رہا۔ سر چکراتا رہتا ہے۔ اور بعض دفعہ نبض بہت کمزور ہو جاتی ہے۔ ابھی تک بیماری کی پوری طرح حقیقت نہیں کھلی۔ زیادہ تر خیال اس طرف جاتا ہے۔ کہ یہ بواسیر کی تکلیف ہے اور ساتھ ہی جگر اور معدے میں بھی تکلیف معلوم ہوتی ہے۔ مگر ایک تو جمعہ سات دن میں ایک دفعہ آتا ہے۔ اور دوسرے میں نے یہ سمجھا کہ چونکہ روزانہ نمازوں میں دوستوں سے ملنے کا موقعہ نہیں ملتا رہا۔ اس لئے جمعہ کی نماز مجھے مسجد میں ضرور ادا کرنی چاہیئے۔ اس لئے میں اپنے

نفس پر بوجھ

ڈال کر جمعہ کے لئے آگیا ہوں۔

سب سے پہلے تو میں اس محلہ کے رہنے والوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہاں کے نئے مبلغ نے میرے پاس شکایت کی ہے۔ کہ اس محلہ میں چھیالیس نمازی ہیں ان میں سے نماز باجماعت کے لئے مسجد میں صرف ایک یا دو آدمی آتے ہیں۔ یہ حالت بہت افسوسناک ہے۔ خصوصاً اس لحاظ سے کہ اس محلہ کے رہنے والے احمدیوں میں سے بعض ایسے ہیں جو بہت ہی پرانے احمدی ہیں۔ مجھے میاں چراغ دین صاحب مرحوم کی بات یاد ہے۔ وہ سنایا کرتے تھے کہ ان کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اتنے پرانے تعلقات تھے کہ وہ میری پیدائش کے موقعہ پر جو آپ کے دعویٰ مسیحیت سے دو سال قبل ہوئی میرے عقیقے پر قادیان گئے تھے۔ آپ سنایا کرتے تھے کہ اس دن اتنی سخت بارش ہو رہی تھی کہ اس کی وجہ سے ہم راستہ میں رک گئے۔ پانی بہت زیادہ چڑھ گیا تھا۔ جس کی وجہ سے راستہ بند ہو گیا تھا۔ ہم میں سے بعض کوشش کر کے قادیان پہنچ گئے۔ اور بعض کو واپس لوٹنا پڑا۔ گویا اس خاندان کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تعلق

ساٹھ سال سے بھی زیادہ عرصہ

کا ہے۔ ایسے خاندان کو تو روز بروز اپنے روحانی تعلقات میں بڑھنا چاہیئے تھا۔ نہ یہ کہ بجائے ترقی کرنے کے وہ آگے سے بھی گر جاتے۔ نماز تو ایسی چیز ہے کہ اس کے بغیر انسان کے اندر دین پیدا ہی نہیں ہوتا۔ جو شخص سوائے معذوریوں کے نماز باجماعت ادا کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ یا جو بالکل نماز نہیں پڑھتا۔ وہ کسی صورت میں بھی مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ یہ چیز دراصل انسان کی ہمت پر مبنی ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص ہمت کر لیتا ہے۔ اور فیصلہ کر لیتا ہے کہ اس نے فلاں کام کرنا ہے۔ تو وہ کر لیتا ہے۔ پس پہلے تو میں اس محلہ کے دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ نماز باجماعت ادا کیا کریں۔ اور مسجد کو آباد کرنے کی کوشش کریں۔ اور یہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص یہ کام اپنے ذمہ لے لے۔ کہ وہ لوگوں کو ترغیب دلا کر مسجد میں لایا کرے گا۔ اور خواہ اسے لوگوں کو پکڑ پکڑ کر ہی لانا پڑے وہ انہیں لا لا کر نماز باجماعت ادا کروائے یہاں تک کہ انہیں

نماز کی چاٹ

پڑ جائے۔ چاٹ پڑنے کے بعد اگر کوئی ان سے یہ کام چھڑوانا بھی چاہے گا تو وہ نہیں چھوڑ ینگے اس کے بعد میں دوسرے محلوں کے لوگوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ مجھے اطلاع ملی ہے۔ کہ بعض محلوں میں نماز باجماعت کا کوئی انتظام نہیں محلے کی جماعت نے کوئی ایسا کمرہ مقرر نہیں کیا۔ جس میں روزانہ نماز باجماعت ادا کی جائے۔ اور جن محلوں میں مسجدیں ہیں ان میں بھی دس فیصدی کے قریب لوگ نماز پڑھنے آتے ہیں۔ باقی نہیں آتے۔ میں بھی حیران تھا کہ جماعت لاہور کی بعض معاملات میں کمزوری کی کیا وجہ ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ خدائی تعلق کی طرف سے غفلت برتی جاتی ہے۔ اور جب خدائی تعلق ہی نہ رہے۔ تو محبت آپ ہی آپ ختم ہو جاتی ہے۔ اصل منبع تو

خدا تعالےٰ کی محبت

ہے۔ ساری طاقت اور قوت خدا تعالےٰ کی طرف سے ہی آتی ہے۔ جب خدا تعالےٰ کی محبت کمزور ہو جاتی ہے۔ تو باقی کاموں میں بھی کمزوری پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے سو میں دوستوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ اگر وہ احمدیت سے واقعہ میں فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ بلکہ کہتا ہوں اگر وہ واقعہ میں موت کے بعد نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو انہیں نمازوں کی سختی سے پابندی کرنی چاہیئے۔ یہ حسن ظنی رکھ لینا کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لے آئے ہیں یا کچھ چندے دے دیتے ہیں۔ اور وہ بھی کانے چندے ہوتے ہیں ایسی کے ساتھ ہم جنت کو حاصل کر لیں گے یہ بے وقوفی اور حماقت ہے جنت میں چلے جانا معمولی بات نہیں جنت میں جانے کے لئے ضروری ہے کہ انسان موت قبول کر لے۔ اور یہ تو ایک چھوٹی سے چھوٹی موت ہے۔ جو اس موت کو قبول کر لیتا ہے۔ اور پانچ وقت سوائے معذوری کے نماز باجماعت ادا کرتا ہے۔ اور اپنی اولاد اور خاندان کے دوسرے ممبروں کو بھی نماز کی طرف توجہ دلاتا رہتا ہے۔ تو وہ پہلی قربانی پیش کرتا ہے۔ اس کے بعد اسے مزید قربانی کی توفیق مل جاتی ہے۔

اس کے بعد میں اس مضمون کی طرف دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ جو میں نے گزشتہ جمعہ میں بیان کیا تھا یعنی

ربوہ کے متعلق

میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ میرا تو خیال تھا کہ میرا خطبہ اتنا واضح ہے کہ اس سے لوگوں کے شکوک دور ہو گئے ہوں گے اور ان کی اصلاح ہو گئی ہو گی۔ مگر معلوم ہوا ہے۔ کہ اس سے لوگوں کے اندر اور بھی وہم پیدا ہو گیا ہے۔ یہ تو وہی بات ہے یضل من یشاء ویھدی من یشاء۔ وہ جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے۔ مثلاً اس خطبہ میں میں نے یہ بیان کیا تھا۔ کہ قادیان کے لوگوں نے اس طرف اتنی توجہ نہیں کی۔ جتنی توجہ انہیں کرنی چاہیئے تھی۔ میرا اس سے یہ منشا تھا کہ میں قادیان والوں کی رگ حمیت کو بھڑکاؤں۔ لیکن صدر انجمن احمدیہ کے وہ کارکن جن کے پاس ریکارڈ ہمیشہ رہتا ہے۔ صرف عارضی طور پر دیکھنے کے لئے میں ان سے منگواتا ہوں۔ پھر وہ واپس انہی کے پاس چلا جاتا ہے۔ ان میں بھی بعض شبہات پیدا ہو گئے ہیں۔ اور انہوں نے

بعض اعتراضات

کئے ہیں۔ نظارت کے ارکان جن کے سامنے سارا ریکارڈ رہتا ہے۔ اگر ان میں سے بعض اپنے کاغذات بھی نہیں پڑھ سکتے۔ تو پھر اس سے زیادہ افسوس کی بات اور کیا ہو گی۔ صدر انجمن احمدیہ کے ایک افسر نے مجھے لکھا ہے۔ کہ قادیان والوں کی بہت زیادہ حق تلفی ہوئی ہے۔ اور ان کی طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ حالانکہ یہ بات سراسر غلط ہے۔ قادیان والوں کی کوئی حق تلفی نہیں ہوئی۔ میں نے تو انہیں اس طرف توجہ دلائی تھی۔ کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو ادا کر سکے سے اور چست ہو جائیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اب تک جو زمین تقسیم ہوئی ہے۔ اس میں سے ۸۰ فی صدی زمین قادیان والوں کے پاس گئی ہے۔ مثلاً صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر ہیں یہ قادیان میں ہی تھے یا لاہور میں تھے۔ پھر تحریک جدید کے دفاتر ہیں۔ تحریک جدید کے دفاتر قادیان میں ہی تھے یا لاہور میں تھے۔ پھر صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے کارکنوں کے مکانات ہیں۔ یہ لوگ بھی قادیان میں ہی تھے۔ ان تمام پر جو زمین لگے گی۔ وہ قادیان کے لوگوں کے پاس ہی جائے گی۔ اور وہاں سے آئے ہوئے آدمیوں کو ہی ملے گی۔ پھر

دو سو کنال زمین

اسلئے الگ کر دی گئی ہے۔ تا وہ زمین قادیان کے غربا کو جن کے وہاں مکانات تھے یا زمین تھی دی جائے۔ اور انکو وہاں بسایا جائے اگر دس دس مرلے کے ہی مکانات سمجھ لئے جائیں۔ تو اس کا یہ مطلب ہو گا کہ دو سو کنال زمین میں چار سو مکان بن جائیں گے۔

اور چار سو مکانات کا یہ مطلب ہے۔ کہ یہ قادیان کے مکانات کے بیس فیصدی ہیں۔ یعنی دو ہزار میں سے چار سو کو زمین مفت ملے گی۔ یہ زمین بھی قادیان والوں کو ہی ملے گی۔ پھر جو زمین اب تک فروخت ہوئی ہے اس میں نصف سے زیادہ قادیان والوں نے لی ہے۔ جو شخص واقف نہیں یا جس نے کاغذات نہیں دیکھے وہ تو غلط فہمی میں پڑ سکتا ہے لیکن دوسرا نہیں پڑ سکتا۔ ہر ایک چیز کا یہ مطلب نہیں ہوا کرتا کہ اس سے انتہائی درجہ کا نتیجہ نکال لیا جائے۔ میرا منشاء تو یہ تھا کہ قادیان والوں کی رگ حمیت کو جوش میں لایا جائے مجھے اس سے یہ نتیجہ نکال لیا کہ قادیان والوں کو زمین ملی ہی نہیں اور ان کی حق تلفی ہوئی ہے درست نہیں پھر ایسے شخص کا کہنا جس کے پاس ریکارڈ رہتے ہیں اور میں اگر منگواتا ہوں تو عارضی طور پر منگواتا ہوں اور پھر واپس کر دیتا ہوں۔ اور بھی زیادہ

افسوس کی بات

ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے کاغذات دیکھے ہی نہیں۔ ورنہ فروخت شدہ زمین میں سے بھی زیادہ تر قادیان والوں کے پاس ہی گئی ہے۔ چونکہ میرے خاندان کے افراد زیادہ ہیں سو کنال تو ہمارے گھر نے ہی خریدی ہے۔ ہم بھی تو قادیان والوں میں سے ہی ہیں۔ باقی زمین بھی پچاس فیصدی کے قریب قادیان والوں کے پاس ہی گئی ہے۔ اس کے معنے یہ بنیں گے کہ دو ہزار کنال میں سے صرف تین سو کنال کے قریب باہر والوں کے پاس گئی ہے۔ ۷۰۰ کنال کے قریب قادیان والوں کے پاس گئی ہے۔ پس یونہی شور مچا دیا کہ قادیان والوں کی حق تلفی ہو گئی ہے۔ انہیں زمین نہیں ملی۔ بیوقوفی کی بات ہے۔ باقی لوگ کچھ ایسے ہیں جو چاہتے ہیں کہ وہاں مکان بنائیں۔ انہوں نے زمین خرید لی ہے۔ اصل چیز ہیں ہماری انسٹی ٹیوشنز ہیں اور یہی چیز ہے جس کی وجہ سے ہم نے گورنمنٹ سے مطالبہ کیا تھا کہ ہمیں الگ جگہ دی جائے کیونکہ ہمارے کالج وغیرہ جماعت کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ اور جب تک وہ اکٹھی نہ ہوں یہ نہیں چل سکتے۔ ان سے فائدہ اٹھانے والے بھی قادیان والے ہی ہیں کالج ہے اس میں باہر کے طالب علم بھی داخل ہوتے ہیں مگر اکثریت قادیان والوں کی ہی ہوتی ہے سکولوں سے تو خصوصیت کے ساتھ قادیان والے ہی زیادہ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ پھر عورتوں کا ہوسٹل ہے۔ وہ بھی پہلے نہیں بن سکا تھا اب وہ بھی بنانا ہے۔ قادیان میں سکول آبادی میں گھر گیا تھا۔ اب جو جگہ ملی ہے اس میں لڑکیوں کا ہوسٹل بھی بنایا جائے گا۔ تا باہر کی لڑکیاں وہاں رہ سکیں اور تعلیم حاصل کر سکیں۔ پس یہ غلط ہے کہ

قادیان والوں کی حق تلفی

ہوئی ہے اور انہیں اس سے حصہ نہیں ملا جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے۔ دو ہزار کنال میں سے ۷۰۰ کنال قادیان کے خاندانی افراد کو ملی ہے جو قادیان میں رہتے تھے۔ باقی تین سو کنال کے قریب باہر والوں نے خریدی ہے۔ پھر اگر مشرقی پنجاب والے مہاجرین کا خیال رکھا جائے تو یہ نسبت اور بھی کم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ان لوگوں کے پاس کوئی جگہ نہیں جہاں وہ رہ سکیں۔ ان لوگوں نے بھی ایسی ہی جگہوں پر مکان بنانے ہیں جو مناسب بھائی اکٹھے رہ سکیں۔ غرض اگر صحیح پڑتال کی جائے تو خیال ہے کہ وہ زمین جو مغربی پنجاب والوں نے خریدی ہے وہ بیس فیصدی سے بھی کم ہو جاتی ہے۔

باقی جیسا کہ میں نے بتایا ہے شہر آپ ہی آپ نہیں بن جایا کرتا۔ اس میں سڑکیں بھی بنانی پڑیں گی اور جب سڑکیں بنیں گی تو اس کے لئے زمین بھی چاہیئے۔ پھر اسکول بنیں گے سکولوں کے بغیر بھی شہر نہیں بس سکتا۔ کوئی شخص ایسی جگہ پر نہیں بسنا چاہتا جہاں اس کے لڑکے تعلیم حاصل نہ کر سکیں اور سکول بغیر روپیہ کے نہیں بن سکتے۔ اگر سکول بنائے جائیں گے تو خرچ بڑھ جائیگا اور وہ اسی زمین سے ہی نکالا جائے گا۔ پھر آجکل کے زمانہ میں جب طب نے خوب ترقی کر لی ہے۔ لوگ بغیر ہسپتالوں کے گذارہ نہیں کر سکتے اور ہسپتال بغیر روپیہ کے نہیں بن سکتے۔ اگر ہسپتال بنیں گے تو خرچ بڑھ جائے گا اور وہ خرچ اسی زمین سے نکالا جائے گا۔ پھر ریل بجلی اور ڈاکخانہ کے بغیر بھی گذارہ نہیں ہو سکتا۔ ان کے انتظامات کے لئے بھی روپیہ کی ضرورت ہے۔ پھر گندے نالے نکالنے ہیں ان سب انتظامات کے لئے دوڑ دھوپ پر بھی خرچ ہو رہا ہے۔ جب یہ انتظامات کئے جائیں گے تو لازماً زمین کی قیمت بڑھ جائے گی۔ پھر قادیان کی آبادی ایسی تھی کہ وہاں پانی کا کوئی خاص انتظام نہیں کرنا پڑتا تھا۔ وہاں بجلی بھی تھی۔ اس جگہ پانی کا انتظام بھی کرنا ہے۔ جتنے کنوئیں اب تک نکلے ہیں ان سے

نمکین پانی

ہی نکلا ہے۔ کافی کوشش کے بعد ایک کنوئیں سے میٹھا پانی نکلا تھا مگر جیسا کہ الفضل کی ایک رپورٹ سے پتہ چلا ہے کہ وہاں چند افسر آئے۔ اور اگرچہ پانی نمکین تھا مگر انہوں نے پیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ رپورٹ جو مجھے دی گئی تھی کہ میٹھا پانی نکل آیا ہے غلط تھی۔ ایک ماہ سے لوگ اس کام پر لگے ہوئے ہیں۔ وہ پانی کے لئے کھدائی کر رہے ہیں۔ جدوجہد جاری ہے۔ کبھی ایک جگہ پر زمین کھودی جاتی ہے پانی نمکین نکلتا ہے تو پھر دوسری زمین کھودی جاتی ہے پانی نمکین نکلتا ہے۔ پھر اس سے سو سو۔ دو دو سو تین تین سو اور چار چار سو فٹ جگہ کھودتے ہیں یہ کام ہر ایک فرد تو نہیں کر سکتا۔ آخر اس پر بھی جماعت کو خرچ کرنا ہوگا۔ اور وہ اپنی جیبوں سے تو نہیں کرے گی یہ خرچ بھی سکان کو ادا کرنا ہوگا۔ اگر جماعت خرچ کرے گی۔ کھدائیاں کرائے گی۔ ایک جگہ پہ نمکین پانی نکلے گا تو اور نیچے کھدائی کرائے گی پھر پانی خراب نکلے گا تو اور نیچے کھدائی کرائیگی۔ پھر بھی اگر پانی خراب نکلے گا تو وہ جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ کھدائی کرائے گی۔ تیسری جگہ کھدائی کرائے گی۔ چوتھی جگہ کھدائی کرائے گی یہ خرچ بھی سکان کو ہی ادا کرنا ہوگا۔ چار جگہ پر تو اب تک کھدائی ہو چکی ہے۔ ممکن ہے کہ بیس پچیس یا پچاس جگہ پر کھدائی ہو۔ پھر ان کنوؤں سے پانی نکالنا بھی کوئی معمولی کام نہیں اس پر بھی روپیہ خرچ آئے گا۔ اور کافی روپیہ خرچ آئے گا۔ اور روپیہ ساکنین کو ہی دینا ہوگا اور یہ دو طرح ہی ہو سکتا ہے۔ ایک تو اس طرح کہ سب زمین خریدنے والوں سے کہا جائے کہ وہ ہزار ہزار دو دو ہزار روپیہ بطور ٹیکس دیدیں اور یا پھر یہ

زمین کی قیمت

سے وصول کیا جائے۔ یہ ساری چیزیں روپیہ خرچ کرنے سے ہی بنیں گی نہیں تو نہیں بنیں گی۔ اس لئے زمین کی قیمت بڑھتی جا رہی ہے اور یہ ساکنین کے نفع اور فائدہ کے لئے ہی ہے۔ اگر ساری زمین بھی فروخت ہو جائے پھر بھی چھ سات لاکھ روپیہ کے قریب انجمن کو اور خرچ کرنا ہوگا۔ قادیان پچاس سال میں بنا تھا پھر اس کا قائمقام چند دنوں میں بغیر مالی بوجھ کے کیسے بن سکتا ہے۔ آہستہ آہستہ خرچ اگرچہ زیادہ ہو جاتا ہے مگر وہ محسوس نہیں ہوتا۔ مثلاً شادی پر جتنا روپیہ لگ جاتا ہے۔ اس سے کہیں زیادہ

بچوں کی پرورش

پر لگ جاتا ہے۔ مگر اس کا پتہ بھی نہیں لگتا۔ اس وقت جب آٹا گوندھا جاتا ہے تو مٹھی بھر ایک بچہ کی طرف سے ڈال لیا جاتا ہے اور مٹھی بھر ایک بچہ کی طرف سے ڈال لیا جاتا ہے۔ پھر پاؤ بھر لکڑی ایک کی طرف سے جل رہی ہوتی ہے تو پاؤ بھر ایک کی طرف سے جل رہی ہوتی ہے۔ پھر پتیلی ہے اس میں بھی ہر ایک کا حصہ ہوتا ہے اگر دو سیر کی پتیلی ہے تو ضروری ہے کہ دو سیر کھانے والے بھی موجود ہوں پتیلی تو ایک ہی لائی جاتی ہے مگر اس میں ہر ایک کا حصہ ہوتا ہے مگر اس خرچ کا پتہ بھی نہیں لگتا۔ شادی بیاہ میں اس سے بہت کم خرچ ہوتا ہے مگر دیوالے نکل جاتے ہیں۔ اس کی یہی وجہ ہے کہ اس پر اکٹھا خرچ کیا جاتا ہے۔ پہلا خرچ پھیل گیا تھا۔ مثلاً ایک لڑکی ہے وہ اٹھارہ سال کی تھی جب اس کی شادی ہوئی وہ اٹھارہ سال تک اپنے ماں باپ کے گھر میں بیٹھی رہی۔ اگر چھ روپے ماہوار بھی خرچ کا اندازہ لگایا جائے تو ایک سال کا خرچ بہتر روپے ہو جاتا ہے گویا اٹھارہ سال میں اس لڑکی پر ساڑھے بارہ سو خرچ ہوا۔ اب ایک غریب گھرانہ جو معمولی خرچ پر چل رہا ہے اس کی شادی پر ساڑھے بارہ سو خرچ نہیں آتا ان کی شادی پر دو اڑھائی سو خرچ آئے گا۔ مگر باوجود اس کے وہ خاندان مشکلات میں پھنس جاتا ہے اور مقروض ہو جاتا ہے۔ جس کی ادائیگی اس کے لئے مشکل ہو جاتی ہے۔ اس لڑکی کے پالنے پر جو خرچ آیا وہ اس کی شادی کے خرچ سے کہیں زیادہ ہوتا ہے۔ مگر اس کا پتہ بھی نہیں لگتا۔ لیکن یہ خرچ اس لئے زیادہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ اکٹھا کیا جاتا ہے۔

قادیان پچاس سال میں بنا تھا۔ کسی نے آج مکان بنا لیا تو کسی نے کل بنا لیا اس کا پتہ بھی نہیں لگتا تھا۔ اب وہ مکانات اکٹھے بنیں گے۔ قادیان میں جو دفاتر ہم نے آہستہ آہستہ چندے جمع کر کے تیار کئے تھے وہ اب اکٹھے بنیں گے اور ان پر اکٹھا خرچ آئے گا۔ کچی عمارتوں کے بنوانے پر جو خرچ آئے گا اس کا جو ہم نے اندازہ کیا ہے وہ کم از کم ساڑھے تیرہ لاکھ کا ہے۔ اور اگر ساری ضرورتوں کو پورا کیا جائے تو پھر پچیس لاکھ روپے خرچ کا اندازہ ہے۔ ان سب چیزوں سے تو سب نے یکساں فائدہ اٹھانا ہے۔ اگر زمین

اعلےٰ سے اعلےٰ قیمت

پر بھی بک جائے تو ساڑھے تیرہ لاکھ کی آمد ہوتی ہے اور چونکہ ان سے زیادہ فائدہ گاؤں والے اٹھائیں گے بہر حال وہاں کے رہنے والوں کو ہی اکثر رقم ادا کرنی ہوگی۔ باہر والوں کو بھی اس میں کچھ حصہ دینا پڑے گا۔ کیونکہ دفاتر جو وہاں بنیں گے وہ ان کی بھی خدمت کریں گے۔ کالج جو وہاں بنیں گے ان میں ان کے لڑکے بھی تعلیم حاصل کریں گے۔ لیکن زیادہ خرچ وہاں کے رہنے والوں کو ہی ادا کرنا ہوگا۔ پھر ہسپتال بنیں گے۔ ان ہسپتالوں سے بھی فائدہ وہاں کے رہنے والے ہی اٹھائیں گے۔ بیمار سندھ سے تو نہیں آئیں گے۔ صوبہ سرحد سے نہیں آئیں گے۔ پھر لڑکیوں کا سکول ہے اس میں دس فیصدی باہر کی لڑکیاں ہوں گی باقی وہاں کی ہی ہوں گی۔ اسی طرح لڑکوں کے سکول سے بھی وہاں کے ہی لوگ زیادہ فائدہ حاصل کریں گے۔ وہاں پانی کا بھی انتظام کرنا ہوگا۔ سڑکیں بھی بنانی ہوں گی۔ ہمارا اندازہ ہے کہ چالیس فیصدی زمین سڑکوں پر ہی لگ جائے گی۔ اس طرح جو بھی بوجھ پڑے گا وہ سکان کو ہی اٹھانا ہوگا۔ یہ کوئی تجارتی کام نہیں۔ باوجود اس کے

لاکھوں لاکھ روپیہ

انجمن کو چندوں سے دینا ہوگا۔ پس یہ وسوسہ کہ یہ جماعت پر بوجھ بن گیا ہے یا قادیان والوں کی حق تلفی ہوئی ہے۔ ان کو حصہ نہیں دیا گیا بالکل غلط ہے۔ اگر ان کے پاس اسی فیصدی زمین چلی گئی ہے تو ان کی کونسی حق تلفی ہوئی ہے۔ آئندہ بھی ان کا خیال رکھا جائے گا اور اس سے فائدہ اٹھانے کا زیادہ موقعہ انہی کو ملے گا۔ اور یہ لازمی بات ہے کہ اخراجات میں اکثر حصہ وہیں کے لوگوں کو ادا کرنا ہوگا اور اس کی دو ہی صورتیں ہیں۔ یا تو الگ ٹیکسیشن کی صورت میں یہ اخراجات پورے کئے جائیں یا زمین

کی قیمت سے یہ اخراجات پورے کئے جائیں ماہرین کا خیال ہے ڈائرکٹ ٹیکسیشن کی نسبت ان ڈائرکٹ ٹیکسیشن زیادہ اچھا ہوتا ہے۔ مثلاً چونگی ہوتی ہے آٹو جو تم کھاتے ہو اس پر تھوڑی بہت چونگی تم ادا کرتے ہو۔ گو بھی جو تم کھاتے ہو اس پر تھوڑی بہت چونگی تم ادا کرتے ہو مگر تمہیں پتہ بھی نہیں لگتا لیکن اگر وہی چونگی ایک دو روپیہ کر کے تم پر ماہوار لگا دی جائے تو تم شور مچا دو۔ لیکن چونگی کی صورت میں تم وہ ٹیکس ادا بھی کرتے رہتے ہو۔ اور پھر اس کا پتہ بھی نہیں لگتا۔ ساٹھ روپے ماہوار لینے والے پر اگر دو روپے ماہوار یا پچیس روپے سالانہ ٹیکس لگا دیا جائے یا ایک چپڑاسی پر ایک یا دو روپیہ ماہوار ٹیکس لگایا جائے تو وہ اسے برداشت نہ کر سکیگا۔

بعض دفعہ

بڑے بڑے تاجروں پر بھی پچیس پچاس روپے سالانہ ٹیکس لگایا جائے تو وہ شور مچا دیتے ہیں۔ مگر چونگی سے ایک بھاری رقم ٹیکس کی مل جاتی ہے اور لوگ محسوس بھی نہیں کرتے۔ بہرحال بلاواسطہ ٹیکس بالواسطہ ٹیکس سے سہل ہوتا ہے۔ اگر ہر ایک زمین لینے والے سے کہا جائے کہ ایک ہزار یا دو ہزار روپیہ بطور ٹیکس جمع کرادو تو اکثر لوگ فوراً پیچھے ہٹ جائیں گے۔ لیکن اگر انہیں یہ کہا جائے کہ ایک کنال کے لئے پانچ سو روپے جمع کرادو تو فوراً جمع کرا دیں گے۔ وہ سمجھیں گے کہ آخر زمین تو لینی ہی تھی اور کسی قسم کا خیال کئے بغیر وہ رقم داخل کرا دیں گے۔ یہ طریقہ سہل ترین ہے اور اس طرح بغیر احساس کے ہر ایک اپنی ذمہ داری کو ادا کر جاتا ہے۔ اور اس کے دل پر بوجھ بھی نہیں پڑتا۔

غرض یہ طریقہ سہل تھا جو اختیار کیا گیا۔ اور یہ آپ لوگوں کے فائدے کے لئے ہی تھا۔ اس میں سے کوئی ایک پیسہ بھی فائدہ نہیں اٹھا رہا۔ اور صدر انجمن احمدیہ بھی ایک پیسہ کا فائدہ نہیں اٹھا رہی۔ بلکہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے صدر انجمن احمدیہ کو اپنے پاس سے زائد روپیہ خرچ کرنا پڑے گا۔

تحریک جدید کی تجارتی ایجنسیاں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کی طرف سے مندرجہ ذیل جگہوں پر تجارتی ایجنسیاں قائم کی ہیں۔ احباب ان سے تجارتی تعلقات قائم کر کے فائدہ اٹھائیں۔ اور سلسلہ کو بھی فائدہ کا موجب بن کر ثواب حاصل کریں۔ (یونیورسل ٹریڈنگ اینڈ مینوفیکچرنگ کمپنی پر پتہ سے پہلے تحریر فرمائیں)

(۱) جودھامل بلڈنگ لاہور (۲) تاج چیمبرس۔ کھوڑی باغیچہ کراچی (۳) قندھاری بازار کوئٹہ۔ (۴) نزد کے ڈی سکول سیالکوٹ (۵) غلہ منڈی۔ بوریوالہ۔ ضلع منٹگمری (۶) کھوری کوارٹرز میرپور خاص سندھ (۷) کنری (جے ریلوے) ضلع تھرپارکر سندھ۔ وکیل التجارت

خدا کے نزدیک جواب دہ کون ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھنا چاہیئے۔ بجٹ کو پورا کرنا مجھ پر احسان نہیں۔ نہ سلسلہ پر احسان ہے جو خدا کے دین کی خدمت کے لئے کچھ دیتا ہے وہ خدا تعالےٰ سے سودا کرتا ہے اور سودا کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے خدا کے نزدیک جوابدہ ہے اور جس قدر کمی رہتی ہے وہ اس کے نام بقایا ہے۔ اگر وہ اس دنیا میں ادا نہیں کرتا تو جب خدا تعالےٰ کے سامنے پیش ہوگا۔ خدا تعالےٰ فرمائے گا جاؤ جہنم میں بقایا ادا کر کے آؤ"

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد مبارک کے بعد کسی وضاحت کی ضرورت نہیں ہے۔ کیا ہی خوش بخت ہے وہ انسان جو اپنا حساب اسی دنیا میں صاف کر جائے۔ دنیا دار العمل ہے۔ یہاں موقعہ دیا گیا ہے کہ انسان اپنی کمیوں کو پورا کرے۔ کیونکہ اس کے بعد اسے دار الجزا میں جانا ہوگا اور وہاں کف افسوس ملنا کوئی کام نہ دے گا پس وہ احباب جن کے ذمہ چندہ جات کا بقایا ہے انہیں چاہیئے کہ وہ اپنا بقایا جلد صاف کر کے سرخروئی حاصل کریں تاکہ وہ گنہگار ہونے سے بچ جائیں۔ نظارت بیت المال

تحریک جدید کے وعدوں کی آخری تاریخ ۱۰ فروری قریب آرہی ہے

تحریک جدید کے وعدوں کی آخری تاریخ ۱۰ فروری قریب آچکی ہے۔ لیکن بہت سے احباب اور جماعتوں کی طرف سے نئے سال کے وعدے دفتر میں ابھی تک موصول نہیں ہوئے۔ چونکہ نہایت قلیل وقت باقی ہے اس لئے سیکرٹریان تحریک جدید کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ جلد سے جلد اپنی اپنی جماعتوں کے وعدے مکمل کر کے بھجوا دیں۔ ۱۰ فروری کے بعد کوئی ایسا وعدہ جس پر ڈاکخانہ کی ۱۰ فروری کی مہر نہ ہوگی اسوقت تک قبول نہ کیا جائے گا جب تک یہ ثابت نہ کر دیا جائے کہ دیر ایسے حالات کے ماتحت ہوئی ہے جن پر وعدہ کرنے والے دوست کو قابو نہ تھا۔ (دفتر وکیل المال تحریک جدید)

موصی صاحبان کی خدمت میں گذارش

مندرجہ ذیل موصی صاحبان جن کی رقوم فروری ۱۹۴۸ء کی مختلف تاریخوں میں اور مختلف کوپن نمبروں کے ماتحت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ہوئی ہیں کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنے اپنے وصیت نمبروں سے بذریعہ ڈاک اطلاع بخشیں۔ تاکہ ان کی رقوم ان کے کھاتہ جات میں درج کر دی جاویں۔ کیونکہ ان کے نمبر وصیت نہ ملنے کے باعث ان کی جمع شدہ رقوم کا اندراج نہیں ہو سکا۔ نیز اطلاع دیتے وقت ذیل کے درج شدہ کوپن نمبروں اور تاریخوں کا حوالہ ضرور دیں۔

نام	کوپن نمبر / تاریخ	رقم
۱۔ ماسٹر محمد دین صاحب ٹی۔آئی کالج بذریعہ کوپن	۷۵۸ / ۱-۲-۴۸	[illegible]
۲۔ محمد اسحاق صاحب مددگار کارکن تحریک جدید طباعت	۷۹۹ / ۱۵-۲-۴۸	[illegible]
۳۔ ″ ″ ″ ″	۸۰۰ / ۱۵-۲	[illegible]
۴۔ ″ ″ ″ ″	۸۰۱ / ۱۵-۲	[illegible]
۵۔ نور حسین صاحب گھکھڑ ضلع گوجرانوالہ	۱۱۵۷ / ۲۱-۲-۴۸	[illegible]
۶۔ حمیدہ بیگم صاحبہ سون تا اگست مالیر کوٹلہ	۱۱۶۵ / ۲۱-۲-۴۸	[illegible]
۷۔ اہلیہ صاحبہ حافظ عبد الجلیل صاحب موچی دروازہ لاہور	۱۲۷۹۷ / ۲۳-۲-۴۸	[illegible]
۸۔ شیخ عبد الکریم صاحب کراچی	۱۲۲۰ / ۲۴-۲-۴۸	[illegible]
۹۔ مرزا محمد اکرم صاحب ″	″	[illegible]
۱۰۔ محمد مظہر الحق صاحب ″	″	[illegible]
۱۱۔ مرزا افضل الرحمن صاحب ″	″	[illegible]
۱۲۔ تقی محمد حسن صاحب ″	″	[illegible]
۱۳۔ حافظ عبد الحکیم صاحب ڈاوڈ سندھ	۱۲۷۴ / ۲۸-۲-۴۸	[illegible]
۱۴۔ صوبیدار جلیل الدین صاحب لاہور چھاؤنی	۱۲۸۲۵ / ۲۹-۲-۴۸	[illegible]

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

تبلیغ بذریعہ میجک لینٹرن

(از حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

ایک احمدی دوست بنام محمد ذکاء اللہ خان ساکن پتوکی ضلع لاہور۔ اس کوشش میں ہیں کہ حضرت مولانا نیر صاحب کی طرح میجک لینٹرن کے ذریعے تبلیغ کا سلسلہ قائم کریں۔ جو دوست ان کی اس کام میں کچھ امداد کر سکتے ہیں۔ وہ مہربانی کر کے ان سے خط و کتابت کریں اور سلائیڈز وغیرہ جو کچھ ان کو دے سکتے ہوں۔ عطا کر کے اور کام سکھا کر ثواب حاصل کریں۔ (مفتی محمد صادق چنیوٹ)

اعلانٌ

مجھ سے خط و کتابت کرنے والے احباب میرا ایڈریس میں کوٹھی نواب لوہارو کے الفاظ بھی تحریر کر دیتے ہیں۔ جن کا تحریر کرنا درست نہیں۔ کیونکہ میں علاقہ کوٹھی نواب لوہارو میں نہیں رہتا۔ بلکہ بازار بلی ماراں میں رہتا ہوں جملہ وہ خطوط جن پر کوٹھی نواب لوہارو کے الفاظ زاید ہوتے ہیں۔ اول تو مجھے ملتے ہی نہیں اور اگر ملتے ہیں تو بہت دیر کے بعد اور پوسٹ مین کو بھی سخت پریشانی ہوتی ہے۔ کیونکہ کوٹھی نواب لوہارو اور بازار بلی ماراں کے پوسٹ مین علیحدہ علیحدہ ہیں سب مجھے خط تحریر کرتے وقت دوست حسب ذیل پتہ تحریر فرمادیں

بشیر احمد مولوی فاضل۔ مبلغ سلسلہ احمدیہ۔ انجمن احمدیہ بازار بلی ماراں ۔ دہلی شہر

شاہکار کا انقلاب نمبر

اردو ادب کے جدید تعمیری اور تخلیقی رجحانات کا یہ مختصر مگر ضخیم و خوبصورت کتابچہ ہر نوع کی ظاہری و باطنی خوبیوں سے مزین ہے۔ جناب آصف نے اس کی ظاہری ہیئت ہی کو نہیں بدلا بلکہ اس میں بہت سی امتیازی علمی و ادبی صفات بھی پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔

مضامین اور افسانے سب اسی ذکر و فکر سے معمور ہیں کہ ہماری ہی طرح کی پسماندہ قوموں اور ملکوں نے کن حیلوں اور کوششوں سے کیسے کیسے دشوار گذار مراحل میں سے گذر کر منزل کامرانی کو پایا۔ ان سب میں وقت کا تقاضا اور پکار پنہاں ہے۔

باقی رہا حصہ نظم جس رسالے کے لکھنے والوں میں لطیف انور، فراق گورکھپوری اور عبد الحمید عدم ایسے ہر دلعزیز شعرا موجود ہوں۔ اس کے بہتر ہونے میں کسے کلام ہو سکتا ہے۔

(قیمت ڈیڑھ روپیہ)

"چینی قوم پرست جنگ جاری رکھنے کی پوری اہلیت رکھتے ہیں"

کابینہ کو نانکنگ واپس آنیکا حکم دیدیا گیا

نانکنگ ۳ر فروری۔ قائم مقام صدر لی زنگ جین نے کمیونسٹوں کے ساتھ مذاکرات امن میں آسانی پیدا کرنے کے لئے چینی کابینہ کو نانکنگ واپس آنے کا حکم دیا ہے۔ نیز اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آخر کار لی زنگ جین مذاکرات امن کو جاری کرنے کے لئے حکومت پر کنٹرول قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ چینی حکومت کا صدر مقام بہر کیف نانکنگ ہی رہیگا۔

کمیونسٹوں کے الزامی نشریہ کے جواب میں لی نے کہا ہے کہ انکا رویہ مذاکرات کو بہت دشوار بنا رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ چینی قوم پرست اب بھی لڑنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ اگرچہ وہ لڑنے کے خواہاں نہیں ہیں"۔

پیکنگ میں کمیونسٹوں کے داخلہ پر سوائے طلباء کے کسی نے جوش و خروش کا اظہار نہیں کیا۔ ہجوم نے فوجوں کو مارچ کرتے ہوئے خاموشی سے دیکھا اور ان گاڑیوں پر سرد مہری کے ساتھ نگاہ ڈالی جن پر پروپیگنڈا پوسٹرز اور چیانگ کائی شیک کے کارٹون بنے ہوئے تھے۔

شنگھائی کی رپورٹ کے مطابق فوجوں کی نقل و حرکت سے یہ یقین بڑھتا جا رہا ہے کہ اگر مذاکرات امن کا کوئی نتیجہ نکلنے سے پیشتر کمیونسٹوں نے شہر پر قبضہ کرنے کی کوشش کی تو اس کا دفاع کیا جائے گا۔ (اسٹار)

ناروے مغربی بلاک میں شامل ہوگا

لندن۔ ۳ر فروری۔ اوسلو کے ایک پیغام میں بتایا گیا ہے کہ ناروے اٹلانٹک پیکٹ (اتفاق بحر اوقیانوس) میں شرکت کے لئے تیار ہے اور اس ہفتہ پارلیمان سے کہا جائیگا۔ کہ وہ اس کے مطابق مغربی طاقتوں کو مطلع کرنے کی اجازت دے دے (اسٹار)

بیرونی ممالک سے تاروں کے آنے جانے میں تاخیر کی وجہ

کراچی ۳ر فروری۔ عوام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ غیر ملکی تاروں کے آنے جانے میں گذشتہ چند دنوں سے تاخیر ہو رہی ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ آفتاب کے دھبوں کی سرگرمی کے باعث لاسلکی کے برقی دور میں خلل واقع ہو رہا ہے اس خلل کی وجہ سے بحر اوقیانوس کے زیر آب تار بھی صحیح طور پر کام نہیں کر رہے ہیں۔

عمان کے وزیر اعظم

عمان ۳ر فروری۔ ۵ ہفتہ بیمار رہ کر مکمل طور پر افاقہ ہو جانے کے بعد شرق اردن کے وزیر اعظم توفیق ابو الہدیٰ پاشا نے کل اپنے فرائض کی انجام دہی شروع کر دی (اسٹار)

اٹلی کی تجارت میں ترقی

روم ۳ر فروری۔ ابھی حال ہی میں یہاں جو گفت و شنید برطانیہ اور اٹلی میں تجارت پر شروع ہوئی ہے اس میں اٹلی کی اس خواہش پر بحث کی جائے گی کہ اسٹرلنگ علاقوں میں اسکی برآمد میں اضافہ ہو جائے۔

پچھلے سال برطانیہ نے اٹلی کو جو اختیارات اسٹرلنگ حاصل کرنے کے دیئے تھے۔ اٹلی ان کو استعمال میں نہ لا سکا اور ایک کروڑ ۲۰ لاکھ اسٹرلنگ بیلنس جمع کر لیا۔ (اسٹار)

ترکی اور مارشل پلان

نیویارک ۳ر فروری۔ میگزین نیوز ویک" کے مطابق مارشل پلان کے کچھ بڑے بڑے افسروں کا خیال ہے کہ ترکی اور یونان کو اقتصادی بحالی کے پروگرام سے خارج کر دینا چاہیئے اور ان کی ضروریات کو ایک علیحدہ مسئلہ تصور کرنا چاہیئے۔ ان افسروں کا کہنا ہے کہ دونوں ملکوں میں ڈالر کی کمی مدت تک رہے گی۔ یہ دونوں ملک اقتصادی مدد سے زیادہ فوجی مدد چاہتے ہیں۔ اس کی وجہ سے امریکی عوام یورپ کی بھلائی کے پروگرام کا ایک بڑا رخ دیکھینگے اور ان کے اثرات سے بد دل ہو جائینگے (اسٹار)

اعلان نکاح

میری لڑکی اقبال بیگم کا نکاح چوہدری عبد القادر صاحب ٹکٹ کلکٹر ولد چوہدری فضل کریم صاحب سے بعوض مبلغ پانچ سو روپیہ (۵۰۰/-) حق مہر ۱۲ دسمبر ۱۹۴۸ء کو مکرم مولوی عبد الغفور صاحب نے پڑھا۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے

طالب دعا۔ چوہدری حمید الدین اوورسیر مکینیکل
گلی نمبر ۷ مکان نمبر ۱۵
رام گڑھ مغل پورہ

حکومت پاکستان کے قرضے

کراچی ۳ر فروری۔ حکومت پاکستان کی وزارت مالیات کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ حکومت پاکستان نے ۱۹۵۳ء کے تین فیصدی والے قرضے کو ۱۲ر فروری ۱۹۴۹ء سے بند کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

نوٹس

۵ر فروری ۱۹۴۹ء سے ریل کار حسب ذیل سٹیشنوں کے درمیان چلا کریگی

(۱) لاہور وزیر آباد سانگلہ ہل۔ لائلپور کے درمیان اور پھر اسی راستہ سے واپس

(۲) لاہور۔ لائلپور۔ سرگودہا اور پھر اسی راستہ واپس جو ریل کار لاہور۔ لائلپور۔ وزیر آباد۔ لائلپور۔ لاہور سیکشن کے درمیان جاری ہے۔ ۵ر فروری ۱۹۴۹ء سے بند کر دی جائے گی

(۳) لاہور تا شورکوٹ اور پھر اسی راستہ سے واپس (نیز ریل کار نمبر ۲ ڈاؤن لاہور۔ قصور سیکشن پر چلیگی)

یہ ریل کاریں مندرجہ اوقات کے ماتحت چلیں گی۔ یہاں صرف بڑے بڑے اسٹیشنوں کے اوقات درج کئے جا رہے ہیں۔ اور باقی تمام اسٹیشنوں کے اوقات متعلقہ اسٹیشن ماسٹروں سے دریافت کئے جا سکتے ہیں۔

۱۔ ریل جو لاہور۔ لائلپور اور وزیر آباد کے درمیان میں لائن پر چلے گی۔ اسکے اوقات حسب ذیل ہیں:۔

سٹیشن	آمد	روانگی	سٹیشن	آمد	روانگی
لاہور	-	۶-۱۵	لائل پور	-	۱۵-۱۵
کاموکی	۷-۲۳	۷-۲۶	چک جھمرہ	۱۶-۵	۱۶-۸
گوجرانوالہ ٹاؤن	۷-۵۴	۷-۵۷	سانگلہ ہل	۱۶-۳۲	۱۶-۳۵
راہوالی	۸-۸	۸-۱۵	وزیر آباد	۱۸-۳۵	۱۹-۲۰
وزیر آباد	۸-۳۸	۸-۴۵	گوجرانوالہ ٹاؤن	۱۹-۵۹	۲۰-۲
سانگلہ ہل	۱۰-۴۱	۱۰-۴۴	کاموں کی	۲۰-۳۲	۲۸-۳۹
چک جھمرہ	۱۱-۶	۱۱-۹			
لائل پور	۱۱-۳۶	-	لاہور	۲۱-۵۰	-

۲۔ ریل کار جو لاہور۔ لائلپور سرگودہا جاتی اور واپس آتی ہے۔ اس کے اوقات حسب ذیل ہیں:۔

اسٹیشن	آمد	روانگی	اسٹیشن	آمد	روانگی
لاہور	-	۶-۴۵	سرگودہا	-	۱۲-۳۰
قلعہ شیخوپورہ	۷-۳۶	۷-۴۱	چنیوٹ	۱۳-۴۹	۱۳-۵۳
سانگلہ ہل	۸-۴۳	۸-۴۸	چک جھمرہ	۱۹-۲۳	۱۹-۲۶
چک جھمرہ	۹-۱۴	۹-۱۷	لائل پور	۱۵-۲۰	-
لائل پور	۹-۴۰	برائے سرگودہا ۱۰-۱۰	لائلپور	-	۱۹-۰
چک جھمرہ	۱۰-۱۹	۱۰-۲۲	چک جھمرہ	۱۹-۲۳	۱۹-۲۶
چنیوٹ	۱۰-۵۸	۱۱-۳	سانگلہ ہل	۱۹-۴۸	۱۹-۵۱
سرگودہا	۱۲-۲۰	-	قلعہ شیخوپورہ	۲۰-۴۸	۲۰-۵۲
			لاہور	۲۱-۴۰	—

نوٹ:۔ جب ۱۵ ڈاؤن لیٹ ہوگی۔ تو یہ حسب ذیل اوقات پر چلے گی

چک جھمرہ	۱۴-۳۱	۱۴-۳۹	لائلپور	۱۴-۵۵	—

۳۔ ریل کار لاہور اور شورکوٹ سیکشن کے درمیان:۔

اسٹیشن	آمد	روانگی	اسٹیشن	آمد	روانگی
لاہور	۹-۱۰	۸-۵	شورکوٹ	-	۱۶-۲۰
قلعہ شیخوپورہ	۹-۱۵	۹-۲۰	جڑانوالہ	۱۷-۸	۱۷-۱۱
واربرٹن	۱۰-۱۴	۹-۵۸	ننکانہ	۱۷-۴۳	۱۷-۴۶
ننکانہ	۱۰-۵۲	۱۰-۱۷	واربرٹن	۱۸-۱	۱۸-۳
جڑانوالہ	۱۰-۵۲	۱۰-۵۸	قلعہ شیخوپورہ	۱۸-۳۳	۱۸-۳۶
شورکوٹ	۱۳-۵۰	-	لاہور	۱۹-۴۰	-

۴۔ ریل کار ڈاؤن لاہور اور قصور کے درمیان:۔

اسٹیشن	آمد	روانگی	اسٹیشن	آمد	روانگی
لاہور	-	۱۷-۵۵	رائے ونڈ	۱۸-۴۲	۱۹-۱۰
کا بلینہ کوچہ	۱۸-۲۱	۱۸-۲۳	قصور	۱۹-۵۰	-

نوٹ:۔ یہ ریل کار بطور ۲ ڈاؤن کے اس ریل کار کی سواریاں جو قصور سے ۲۰۔۰۰ بجے روانہ ہوگی لے گی۔

منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے

ہندوستان اور افغانستان کے درمیان مذاکرات

نئی دہلی ۳ر فروری:۔ بدھ کی صبح کو یہاں افغانستان کے تجارتی وفد اور ہندوستان کی وزارت تجارت کے نمائندوں کے درمیان مذاکرات شروع ہوئے۔ افغانستان کے زرعی، معدنی اور صنعتی وسائل کو ترقی دینے کے لئے ہندوستانی ماہروں کی اقتصادی اور ٹیکنیکل اعانت کا حصول ان مذاکرات کا اہم جزو ہیں۔

ان مذاکرات میں صنعت۔ سپلائی۔ مالیات۔ ورکس مائنس اور پاور۔ زراعت اور امور خارجہ کی وزارتوں کے نمائندہ افسروں نے بھی شرکت کی۔ گذشتہ اکتوبر میں ہندوستان کا جو تجارتی مشن کابل گیا تھا۔ اس نے متعدد مسائل کو فیصلہ کئے بغیر چھوڑ دیا تھا۔ ان مذاکرات میں ان پر بھی مزید غور و خوض کیا گیا۔

مختلف مسائل پر غور و خوض کرنے کے لئے دو سب کمیٹیاں بنا دی گئی ہیں۔ پہلی سب کمیٹی۔ سوتی کپڑے۔ چینی اور دوسری اشیاء افغانستان روانہ کرنے کے سوال پر غور کرے گی۔ جس کی افغانستان کو اپنی کانوں۔ زراعت۔ صنعت اور ہائیڈرو الیکٹرک اسکیموں کو ترقی دینے کے سلسلہ میں ضرورت پیش آسکتی ہے۔

دوسری سب کمیٹی کسٹم اور ایکسائز ڈیوٹی افغانستان سے آنے والی اشیاء اور وہاں جانے والی اشیاء کی نقل و حرکت کی آسانیوں پر غور کرے گی۔

امید ہے کہ دونوں کمیٹیاں آئندہ جمعہ تک اپنی رپورٹ پیش کر دیں گی۔

محکمہ صحت کو سندھ گورنر کی ہدایت

کراچی ۳ر فروری:۔ معلوم ہوا ہے کہ سندھ کے گورنر مسٹر دین محمد نے صوبائی محکمۂ صحت کو ہدایت کی ہے کہ آئندہ سے سندھ کی میڈیکل سروس میں سند یافتہ ہومیوپیتھک ڈاکٹر بھی لئے جائیں۔

کل مسٹر دین محمد سے پاکستان ہومیوپیتھک کانفرنس کے ایک وفد نے گفت و شنید کی تھی۔ جس کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا وفد مذکور ڈاکٹر لو۔ اے پاشا۔ ایم آر۔ خادمی۔ صابر حسین اور ٹی۔ ڈی راجہ پر مشتمل تھا۔ (استار)

سانچی میں بدھ مرکز کا قیام!

نئی دہلی ۳ر فروری:۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ریاست بھوپال میں سانچی کے مقام پر ایک مستقل بین الاقوامی بدھ مرکز قائم کیا جائے گا۔ اور وہاں ان کا اجتماع ہوا کرے گا۔ یہ مرکز بدھ طلباء اور اسکالروں کو بدھ مت کی تعلیم کے مواقع بہم پہنچائے گا۔ (استار)

چیکوسلاویکیہ میں نیا قانونی نظام!

پراگ ۳ر فروری:۔ چیکوسلاویکیہ کے لئے قانونی نظام کے تحت جیوری کے ذریعہ مقدمہ چلانا بند کر دیا گیا ہے۔ یہ نظام آج سے کام کرے گا۔

ججوں اور وکیلوں کو مارکسی اور لینن کے اصولوں پر عبور حاصل کرنا پڑے گا۔ بعد میں وہ پریکٹس کر سکیں گے (استار)

لبنان اور مفاہمتی کمیشن

بیروت ۳ر فروری۔ لبنانی وزیر خارجہ حملا فرنجیہ۔ بیروت میں ترکی وزیر مختار سے ملاقات کی۔ یقین کیا جاتا ہے کہ یہ ملاقات فلسطین کے مفاہمتی کمیشن کی لبنان میں آمد کے متعلق تھی۔

مفاہمتی کمیشن میں ترکی کے نمائندہ مسٹر لیسن بیت المقدس جاتے ہوئے بیروت سے گذرے انہوں نے استار کو بتایا۔ کہ کمیشن کسی سابقہ اسکیم کا پابند نہیں ہے۔ اور وہ اس مسئلہ کا حل تلاش کرنے میں آزاد ہے (استار)

حکومت مصر کا تختہ الٹنے کے متعلق ایک گہری سازش کا انکشاف

اخوان المسلمین کے صوبائی مرکزوں پر پولیس کے چھاپے

قاہرہ ۳ر فروری:- انجمن اخوان المسلمین کی مختلف شاخوں کے دفاتر پر پچھلے دنوں پولیس نے جو چھاپے مارے تھے۔ اُن کے نتیجے میں اس امر کا انکشاف ہوا ہے۔ کہ انتہا پسند دل نے طاقت کے بل بوتہ پر حکومت کا تختہ اُلٹنے کے لئے ایک زبردست سکیم تیار کی تھی۔ جس میں اخوان المسلمین کا بھی ہاتھ تھا۔ چنانچہ کہا جاتا ہے۔ کہ وزیر اعظم نقراشی پاشا کا قتل اور قاہرہ کی عدالت کو اُڑانے کی کوشش اس سکیم کا ہی ایک حصہ تھے۔ گولہ بارود کے بڑے بڑے ذخیرے فلسطین کے نام پر اکٹھے کئے گئے تھے۔ اخوان المسلمین کے صوبائی مرکزوں سے برآمد ہوئے ہیں۔

اخوان المسلمین کے ایڈیٹر شیخ حسن البنا کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے حکومت کے دفاتر پر قبضہ کرنے اور اپنے آپ کو خلیفۃ المسلمین مشہور کرنے کی اسکیم تیار کی تھی۔ اس بات کا بھی انکشاف ہوا ہے۔ کہ قرعہ اندازی کے ذریعے خاص لوگوں کو منتخب کیا گیا تھا۔ جنہوں نے یہ عہد کیا تھا۔ کہ وہ تمام پورش کی مساعی ناکام ہو جانے کی صورت میں خودکشی کر لیں گے۔ لیکن اس راز کو فاش نہ ہونے دیں گے۔

(اسٹار)

کفالتی قرضوں کے متعلق برطانیہ اور لنکا کے درمیان مذاکرات

کولمبو ۲ر فروری۔ برطانیہ اور لنکا کے درمیان کفالتی قرضوں کے متعلق جو مذاکرات یہاں ۲۲ر جنوری کو شروع ہوئے تھے انہیں عارضی طور پر ایک جمود پیدا ہو جانے کی وجہ سے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ یہ جمود لنکا کے اس مطالبہ کی وجہ سے پیدا ہو گیا تھا کہ اسے ڈالر خرچ کرنے کی زیادہ آزادی دی جائے۔

اس سے پیشتر لنکا نے اپنے ڈالر کے اخراجات ۱۰ کروڑ روپیہ تک کرنے کا وعدہ کر لیا تھا۔ لیکن اب وہ زیادہ ڈالر خرچ کرنا چاہتا ہے۔ اندازہ ہے کہ اسے ۱۸ کروڑ روپیہ کی آمدنی ہو گی۔ وہ اپنی زراعتی اور صنعتی اسکیموں کے لئے بھاری مشینیں خریدنے کا خواہاں ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ برطانوی وفد لنکا کی درخواست کے متعلق لندن سے ہدایات کا انتظار کر رہا ہے اور مذاکرات کے جلد ہی جاری ہو جانے کی توقع ہے۔ (اسٹار)

پاکستان بحریہ کیلئے برطانوی افسر

لندن ۳ر فروری۔ برطانوی بحریہ نے پاکستانی بحریہ میں ۲ سال ملازمت کرنے کے لئے ایگزیکٹو برانچ کے افسروں سے اپنے آپ کو والنٹیر کرنے کی اپیل کی ہے۔ لیفٹیننٹ یا لیفٹیننٹ کمانڈر کے عہدہ کے ۱۶ افسروں کی ضرورت ہے جو برطانوی افسروں کی جگہ لے سکیں جو سبکدوش ہو رہے ہیں۔

""

لیسین کا عزم دمشق

دمشق ۳ر فروری:- یہاں توقع کی جا رہی ہے۔ کہ فلسطین کے مفاہمتی کمیشن میں ترکی کے نمائندہ مسٹر لیسین حکومت شام سے رابطہ قائم کرنے اور کمیشن کے متعلق اس کے نظریہ کو معلوم کرنے کے لئے جلد ہی دمشق آئیں گے۔ (اسٹار)

ہائیڈرو الیکٹرک کی اسٹریلوی اسکیم

ملبورن ۳ر فروری:- آسٹریلیا کی حکومت اس وقت ہائیڈرو الیکٹرک کی ایک عظیم ترین اسکیم پر غور کر رہی ہے۔ اس پر ۸۰ کروڑ پونڈ خرچ آئے گا۔ اندازہ ہے کہ اس اسکیم سے ۱۷½ لاکھ کلوواٹ بجلی پیدا کی جائے گی۔ (اسٹار)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

فروٹ ڈیولپمنٹ بورڈ کے سامنے گورنر مغربی پنجاب کا صدارتی خطاب

لاہور ۳ر فروری:- مغربی پنجاب کو آپریٹو فروٹ ڈیولپمنٹ بورڈ کے چودھویں سالانہ اجلاس۔ وائی ایم سی اے ہال میں زیر صدارت مسٹر آر میچل کے منعقد ہوا۔ جس میں گورنر مغربی پنجاب سر فرانسس موڈی نے خطبہ صدارت پڑھا۔ جس میں انہوں نے اس نقصان کا ذکر کرتے ہوئے جو تقسیم ہند کے موقع پر ہندوؤں اور سکھوں نے باغات کو پہنچایا تھا۔ ذکر کرتے ہوئے اس امید کا اظہار کیا۔ کہ اب حکومت اور بورڈ کی مشترکہ مساعی سے اس کی بہت جلد تلافی ہو جائے گی۔ آپ نے بورڈ کے اس مطالبہ پر کہ اسے سالانہ ۵ ہزار روپیہ کی گرانٹ دی جائے۔ ہمدردانہ غور کرنے کا وعدہ کیا۔ آخر میں آپ نے مسٹر شہاب الدین کی خدمات جلیلہ کا جو بورڈ کے صدر ہیں تعریف کی۔ حال میں فروٹ کی خوشنما نمائش کی گئی تھی۔ (سٹاف رپورٹر)

مولانا مودودی کی کتاب پیغام جہاد ضبط کر لی گئی!

حیدرآباد ۲ر جنوری:- مولانا مودودی کی کتاب "پیغام جہاد" کو سندھ کی حکومت نے ضبط کر لیا ہے پولیس نے اس کی تمام کاپیاں ضبط کر لی ہیں۔

راشن بندی لاہور

قیمت اور وزن راشن شدہ اشیاء بحساب ہفتہ وار یونٹ بابت ماہ فروری ۱۹۴۹ء

یونٹ	وزن اجناس خوردنی: چھٹانک	سیر	من	قیمت گیہوں فی من (۱۵-۱۵-۶ روپے آنے پائی): پائی	آنے	روپے	قیمت آٹا فی من (۱۶-۱۲-۶): پائی	آنے	روپے	قیمت میدہ فی من (۲۳-۸-۶): پائی	آنے	روپے	قیمت چاول قسم اول فی من (۲۵-۸-۶): پائی	آنے	روپے	قیمت چاول قسم دوم فی من (۱۹-۵-۶): پائی	آنے	روپے	وزن چینی: چھٹانک	سیر	من	قیمت چینی فی من (۴۱-۳-۹): پائی	آنے	روپے
۱*	۱۰½	۰	۰	۳	۴	۰	۶	۴	۰	۳	۶	۰	۹	۶	۰	۳	۵	۰	۳	۰	۰	۳	۳	۰
۲	۵	۱	۰	۶	۸	۰	۰	۹	۰	۶	۱۲	۰	۶	۱۳	۰	۳	۱۰	۰	۶	۰	۰	۳	۶	۰
۳	۱۵½	۱	۰	۹	۱۲	۰	۳	۱۳	۰	۹	۲	۱	۳	۴	۱	۳	۱۵	۰	۹	۰	۰	۶	۹	۰
۴	۱۰	۲	۰	۰	۱	۱	۹	۱	۱	۹	۸	۱	۹	۱۰	۱	۶	۴	۱	۱۲	۰	۰	۶	۱۲	۰
۵	۴½	۳	۰	۰	۵	۱	۰	۶	۱	۰	۱۵	۱	۹	۱	۲	۶	۹	۱	۱۵	۰	۰	۶	۱۵	۰
۶	۱۵	۳	۰	۳	۹	۱	۶	۱۰	۱	۳	۵	۲	۶	۸	۲	۹	۱۴	۱	۲	۱	۰	۹	۲	۱
۷	۹½	۴	۰	۶	۱۳	۱	۹	۱۴	۱	۳	۱۱	۲	۰	۱۵	۲	۹	۳	۲	۵	۱	۰	۹	۵	۱
۸	۴	۵		۹	۱	۲	۳	۳	۲	۶	۱	۳	۹	۵	۳	۹	۸	۲	۸	۱	۰	۹	۸	۱
۹	۱۴½	۵	۰	۹	۵	۲	۶	۷	۲	۹	۷	۳	۶	۱۲	۳	۰	۱۴	۲	۱۱	۱	۰	۰	۱۲	۰
۱۰	۹	۶	۰	۰	۱۰	۲	۰	۱۲	۲	۰	۱۴	۳	۳	۳	۴	۰	۳	۳	۱۴	۱	۰	۰	۱۵	۱
۱۱	۳½	۷	۰	۳	۱۴	۲	۰	۰	۳	۳	۴	۴	۰	۱۰	۴	۰	۸	۳	۱	۲	۰	۰	۲	۲
۱۲	۱۴	۷	۰	۶	۲	۳	۰	۵	۳	۶	۱۰	۴	۰	۱	۵	۳	۱۳	۳	۴	۲	۰	۳	۵	۲
۱۳	۸½	۸	۰	۶	۶	۳	۳	۹	۳	۶	۰	۵	۳	۷	۵	۳	۲	۴	۷	۲	۰	۳	۸	۲
۱۴	۳	۹	۰	۹	۱۰	۳	۹	۱۳	۳	۹	۶	۵	۰	۱۴	۵	۳	۷	۴	۱۰	۲	۰	۶	۱۱	۲
۱۵	۱۳½	۹	۰	۰	۱۵	۳	۰	۲	۴	۰	۱۳	۵	۹	۴	۶	۳	۱۲	۴	۱۳	۲	۰	۶	۱۴	۲
۱۶	۸	۱۰	۰	۳	۳	۴	۶	۶	۴	۰	۳	۶	۳	۱۱	۶	۶	۱	۵	۰	۳	۰	۶	۱	۳
۱۷	۲½	۱۱	۰	۳	۷	۴	۹	۱۰	۴	۳	۹	۶	۰	۲	۷	۶	۶	۵	۳	۳	۰	۹	۴	۳
۱۸	۱۳	۱۱	۰	۶	۱۱	۴	۳	۱۵	۴	۶	۱۵	۶	۹	۸	۷	۶	۱۱	۵	۶	۳	۰	۹	۷	۳
۱۹	۷½	۱۲	۰	۹	۱۵	۴	۶	۳	۵	۶	۵	۷	۹	۱۵	۷	۶	۰	۶	۹	۳	۰	۹	۱۰	۳
۲۰	۲	۱۳	۰	۰	۴	۵	۰	۸	۵	۹	۱۱	۷	۳	۶	۸	۹	۵	۶	۱۲	۳	۰	۰	۱۴	۳

* یونٹ کا وزن نصف گیہوں / آٹا اور نصف چاول / میدہ ملا کر پورا ہوتا ہے۔ جو کہ فی یونٹ ایک سیر پانچ چھٹانک فی ہفتہ ہوتا ہے۔

نوٹ:- عوام زیادہ قیمت وصول کئے جانے پر ڈپو ہولڈر سے چھپے ہوئے فارم پر رسید حاصل کر سکتے ہیں خریدار کی طلب پر رسید نہ دینا جرم ہے جس کی فوری اطلاع محکمہ راشن بندی کو دینی چاہئے۔

جاری کردہ:- محکمہ فوڈ سپلائیز (مغربی پنجاب)

I.P.S/F.S-6/49